© rasailojaraid.com

کلمۂ حق

امریکہ اور عالمِ اسلام

روزنامہ جنگ کراچی نے ۵ ر نومبر ۹۰ء کی اشاعت میں اپنے واشنگٹن کے نمائندہ خصوصی کے حوالہ سے جہادِ افغانستان کے بارے میں ایک رپورٹ شائع کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ امریکہ اور روس کے درمیان اس امر پر ۱۹۸۵ء میں ہی خفیہ مفاہمت ہوگئی تھی کہ افغانستان سے روسی فوجوں کی واپسی کے بعد افغان مجاہدین کو ایک اسلامی حکومت کے قیام کی منزل تک نہ پہنچنے دیا جائے، رپورٹ کے مطابق یہ منصوبہ امریکہ کے ایک ممتاز سفارت کار آنجہانی آرنلڈ رافیل نے تیار کیا تھا۔ جو پاکستان میں امریکہ کے سفیر بھی رہے ہیں اور صدر جنرل محمد ضیاء الحق شہیدؒ کے ساتھ بہاولپور کے سانحہ میں جان بحق ہوگئے تھے۔

اس "خفیہ مفاہمت" کی رُو سے روس نے افغانستان سے اپنی فوجوں کی واپسی کے لیے یہ شرط لگائی تھی کہ امریکہ افغان مجاہدین کو "اسلامی حکومت" قائم نہ کرنے دے اور اس شرط کو قبول کرتے ہوئے امریکہ نے نہ صرف روسی فوجوں کی واپسی کے بعد افغان مجاہدین کی امداد بند کر دینے کا وعدہ کیا تھا بلکہ نجیب اللہ کو افغانستان کے صدر کے طور پر قبول کرنے کی یقین دہانی بھی کرادی تھی۔

رپورٹ کے مطابق اس مفاہمت کے لیے آرنلڈ رافیل نے روسی حکومت کے ساتھ خفیہ خط و کتابت بھی کی تھی اور ان خفیہ رابطوں اور مفاہمت کے بعد معاہدہ جینوا وجود میں آیا تھا۔ دوسری طرف روزنامہ نوائے وقت لاہور نے ۲۱ ر اکتوبر ۹۰ء کی اشاعت میں سعودی عرب میں امریکہ کے سابق سفیر مسٹر جیمز ایکنز کے ایک اخباری انٹرویو کا خلاصہ شائع کیا ہے جس میں امریکی سفارت کار نے کہا ہے کہ سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات میں امریکی فوجیں اتارنے کا منصوبہ پندرہ سال قبل تیار کیا گیا تھا جس کا مقصد تیل کے چشموں پر کنٹرول

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حاصل کرنا تھا لیکن اس وقت حالات سازگار نہ ہونے کی وجہ سے ایسا نہ کیا جا سکا۔

امریکی سفارت کار کے بقول پندرہ سال قبل جب شاہ فیصل شہیدؒ نے اسرائیل کی حمایت کرنے والی مغربی قوتوں کے خلاف تیل کا ہتھیار استعمال کیا تو امریکی حکام نے یہ منصوبہ تیار کیا کہ خلیج میں دو لاکھ کی تعداد میں فوج اتار دی جائے جو تیل کے چشموں پر کنٹرول حاصل کر لے اور یہ فوج اس وقت تک خلیج میں مقیم رہے جب تک تیل کے چشمے خشک نہ ہو جائیں جس کی مدت اس انٹرویو میں پچاس سال بتائی گئی ہے۔

اس پس منظر میں عالمِ اسلام کے ساتھ امریکہ کے روابط اور طرزِ عمل کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات ایک بار پھر روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ عالمِ اسلام کے ساتھ دوستی کا ڈھونگ رچا کر عالمی سطح پر روس کو شکست دینے کے بعد اب امریکہ بہادر کی تمام تر توجہ اس امر پر مبذول ہو گئی ہے کہ عالمِ اسلام میں نظریاتی آزادی اور دینی بیداری کی تحریکات کو ہر قیمت پر ناکام بنایا جائے اور مسلم ممالک کے معاشی وسائل کو اپنے کنٹرول میں لے کر عالمِ اسلام کو ان سے آزادانہ استفادہ کے مواقع سے محروم کر دیا جائے۔

یہ صورتِ حال عالمِ اسلام کے نظریاتی حلقوں بالخصوص دینی تحریکات سے سنجیدہ توجہ اور گہرے غور و خوض کا تقاضا کر رہی ہے۔ انہیں اسلام کی سربلندی، ملتِ اسلامیہ کی خودمختاری اور عالمِ اسلام کے مستقبل کو سامنے رکھتے ہوئے رائے عامہ کی تشکیل کے نئے تقاضوں کو محسوس کرنا ہوگا، اس سلسلہ میں اپنی ترجیحات پر نظرِ ثانی کرنا ہو گی اور وقتی مصالح و مفادات کے حصار کو توڑ کر پیش قدمی کرنا ہو گی اس کے بغیر اب کوئی راستہ باقی نہیں رہ گیا اور اس میں تاخیر کا جو وقت بھی گزرے گا اسے فرض ناشناسی اور مجرمانہ غفلت کے بغیر اور کوئی عنوان نہیں دیا جا سکے گا۔

بقیہ صحابہ کرامؓ

کافر دوڑ ہوا آیا تاکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرے تو حضرت ام عمارہؓ نے بڑھ کر اس کا حملہ روکا۔ چنانچہ کندھے پر زخم آیا اور غار پڑ گیا۔ انہوں نے بھی جوابی کارروائی کرتے ہوئے تلوار ماری لیکن کارگر نہ ہوئی کیونکہ ابن قمیہ دوہری زرہ پہنے ہوئے تھا (سیرت ابن ہشام ج ۲ ص ۸۲ طبع مصر)

© rasailojaraid.com